شاہ موسیٰ ابو المکارم

پروفیسر آنسہ بلقیس چیمہ

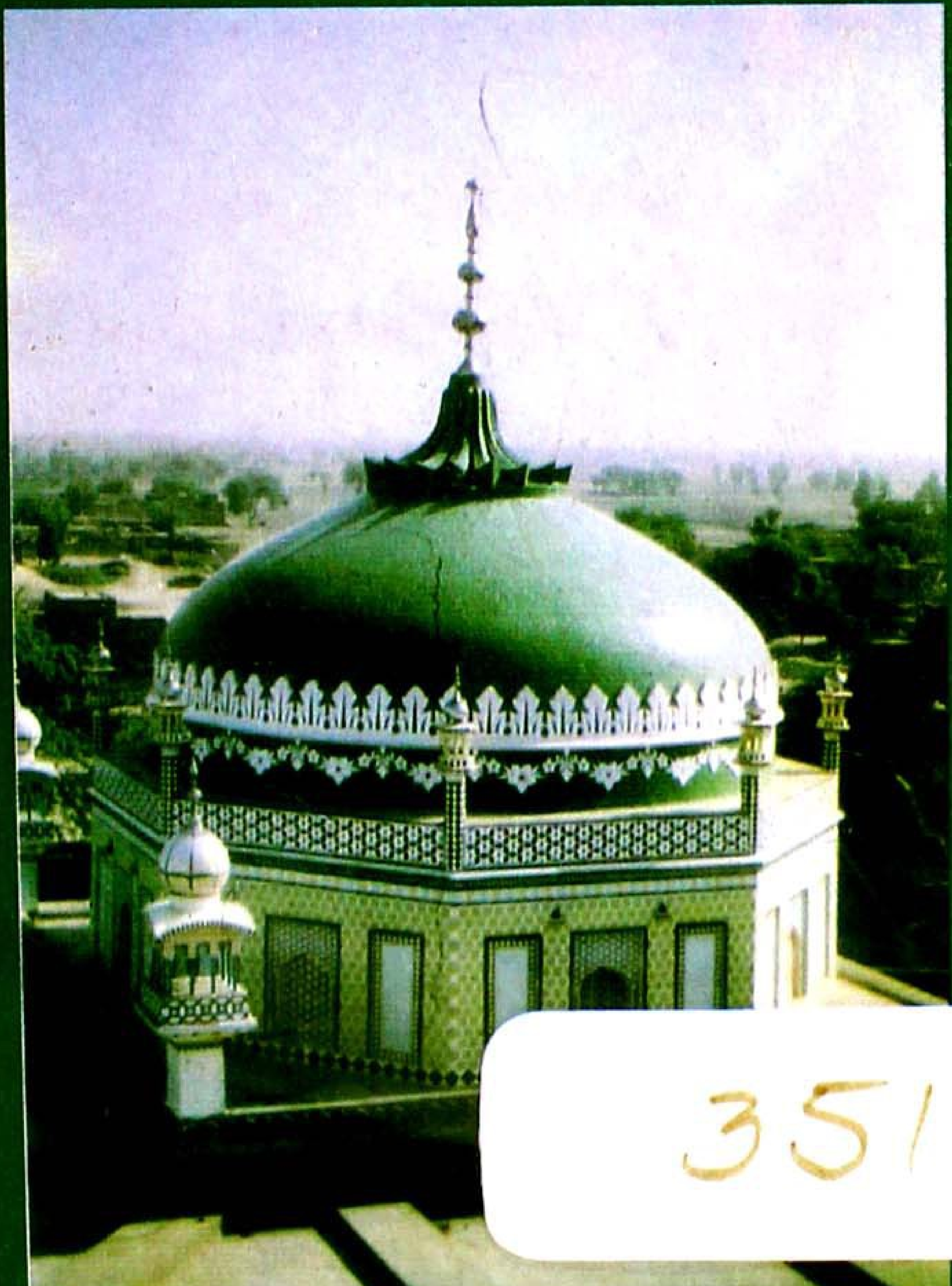

3519

Marfat.com

3519

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

3519

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

شاہ موسیٰ ابوالمکارم

پروفیسر آنسہ بلقیس چیمہ

Marfat.com

3579

86717

~~64229~~

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب کا نام ________ شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ

مصنفہ ________ پروفیسر آنسہ بلقیس چیمہ

مطبع ________ الپائن پرنٹرز بہاولنگر

کتابت و ڈیزائننگ ________ سعید احمد بھٹی بہاولنگر

تاریخ اشاعت ________ اپریل ۲۰۰۱ء

تعداد ________ ۵۰۰

قیمت ________ ۲۵/۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ غوثیہ شاہ علی احمد روڈ ڈیرہ غازیخان

میاں محمد زمان میکن

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

آفس

سول کورٹ بہاولنگر 73918

رہائش

بستی کیر و میکناں والا بہاولنگر

Marfat.com

وارث شاہ اوہ سدا ای جیوندے نے۔ جنہاں کیتیاں نیک کمائیاں نے

انتساب

حضرت سیّد غلام دستگیر شاہ مدظلہ العالی

سجادہ نشین

آستانۂ عالیہ قبولہ شریف

کے نام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی بِجَمِیْعِ مَحَامِنِ لِاٰ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اَنْبِیَائِہٖ وَصَفِیِّ اَوْلِیَائِہٖ وَقُدْوَۃِ اَنَامِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسالتِ مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود و سلام۔ خالق کائنات مالک ارض و سما کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان ہونے کے علاوہ امت محمدی کا فرد بنایا۔ نہ صرف یہ، بلکہ مجھ ناچیز کو حضرت پیرانِ پیر دستگیر، محبوب سبحانی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک مقتدر شاخ قادریہ کمالیہ سے منسلک ہونے کا شرف بخشا فروری ۱۹۸۶ء میں مرشد گرامی حضرت سید مقبول محی الدین گیلانی دام فیوض و برکاتہ، پاکپتن تشریف لائے دیوان سید غلام دستگیر صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔

ایک روز مرشد گرامی نے مجھ سے فرمایا قطب العالم حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ کے حالات قلمبند کریں۔ محمد یار خان ڈاہا صاحب یار رایٹ لار اس وقت موجود تھے۔ انہوں نے اس کی تائید کی اور کہا کہ حضرت قطب العالم کا مزار مبارک مرجع خلائق تو ہے مگر لوگ ان کے حالات سے بخوبی آگاہ نہیں ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ حضرت کے حالات زندگی کے بارے میں مختصر سی کتاب لکھی جائے تاکہ حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں اس علاقہ میں جو اہم خدمات انجام دی ہیں، ان سے یہاں کے عوام روشناس ہو سکیں۔ کتاب کی ترتیب و تدوین میں مکتوبات اعلیٰ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ دربار قادری اور الکمال کے علاوہ مختلف تذکروں سے استفادہ کیا گیا، الحمد للہ کہ ناچیز کی یہ کوشش بارآور ہوئی اور کتاب "شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ" کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔

احقرہ پروفیسر آنسہ بلقیس حمیدہ سابقہ پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین پاکپتن شریف۔

Marfat.com

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
اولیاء را ہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ
فیض حق اندر کمال اولیاء
نور حق اندر جمال اولیاء
چوں شوی دور از حضور اولیاء
در حقیقت گشتۂ دور از خُدا
پیرِ کامل صورتِ ظلِ الٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا
ہر کہ پیر و ذاتِ حق را یک نہ دید
نے مرید و نے مرید و نے مرید
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شُد

(مثنوی مولانا روم)

Marfat.com

حرفِ تحسین

یورپ میں سات سال سے زیادہ عرصہ گزارنے کے بعد وہاں یہ احساس ہوا کہ اس رنگ و بو کے عالم میں جہاں انتہائی رنگین اور آرام دہ زندگی ہے وہاں کتنا اندھیرا اور روحانی گھٹن ہے ہر شخص شعوری یا لاشعوری طور پر بے سکون نظر آتا ہے اور مذہب اور روحانیت کے لیے کوشاں ہے۔ مگر مادیت نے عقل پر پردہ ڈال دیا ہے۔ یہود، نصاریٰ، ہندو، لادین اور دیگر مذاہب کے طلبہ میں وقت گزرا۔ صرف ایک امر مشترک محسوس کیا کہ سکونِ قلب کا فقدان ہے انسان کھوئے ہوئے "اصل" کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

سنہ ۱۹۶۹ء میں پاکستان ایک مہینے کے لیے واپس آیا۔ پیر و مرشد حضرت سید غلام دستگیر شاہ صاحب کی خدمت میں قبولہ شریف حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ پاکستان میں رہو اور پاک پتن سے تعلق رکھو اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں میں سرخ رو رکھے گا اس دن سے صدقہ غوث اعظمؒ اور بابا فریدالدین گنج شکرؒ دین و دنیا کی سرفرازی روز بروز زیادہ سے زیادہ ہو رہی ہیں۔ "شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ" کو بڑھا حق و لطافت سے مزین ہے عقیدتمندوں کے لیے سرمایہ حیات ثابت ہوگی "جس تن لاگے وہ تن جانے" میں پروفیسر بلقیس چیمہ صاحبہ کو ان کی خوبصورت سعی پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

محمد یار خان ڈاہا

ایم اے (اسلامیات) ایم اے (تاریخ) پنجاب
ایل ایل بی (کراچی) بیرسٹر ایٹ لاء پروفیسر آف لاء
لاہور ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

Marfat.com

خاندانی پس منظر

حضرتؒ کا نام **قطب الدین** اور لقب **قطب العالم** ہے۔ اور شاہ محسن کے نام سے معروف ہیں آپ نغز گو شاعر تھے اور **موسیٰ** تخلص کرتے تھے چنانچہ آپ کا پورا نام **قطب الدین شاہ موسیٰ ابوالمکارم** رحؒ ہے۔

حضرت شاہ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب پیرانِ پیر، دستگیر، محبوبِ سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے دادا حاجی الحرمین حضرت سید عمر رحمۃ اللہ علیہ بغداد کے ایک علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ حد درجہ پابندِ شریعت اور بلند پایہ عالم تھے علمائے بغداد آپ کی اصابتِ رائے کے قائل تھے۔ اور اہم مسائل میں آپ سے مشورہ کرتے تھے۔ آپ کا خاندان زہد و تقویٰ اور علم و فضل میں وحید العصر تھا۔ حضرت سید عمر کے فرزند کا اسم گرامی حضرت شاہ کمال الدین حسن تھا۔

شیخ الآفاق حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ بغداد سے ہندوستان تشریف لائے۔ بلوچستان، سندھ، پنجاب اور ملتان کے علاقوں میں اسلام کی اشاعت کرتے ہوئے ہمایوں کے آخری عہد میں کیتھل شریف (ضلع کرنال) میں سکونت پذیر ہوئے اور ہزاروں غیر مسلم آپ کے دستِ حق پر مسلمان ہوئے۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی اپنے چچا بزرگوار حضرت سید المرتضیٰ جیلانی کی صاحبزادی سے ہوئی۔

اعلیٰ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کے تین فرزند تھے۔ بڑے فرزند کا نام حضرت شاہ عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا دوسرے کا اسم گرامی حضرت قطب الدین شاہ موسیٰ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ اور تیسرے صاحبزادے کا نام حضرت سید نور الدین شاہ نور رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ بڑی عارفہ خاتون تھیں۔ مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ باوضو رہتی تھیں اور اپنے شیرخوار بچوں کو کبھی بھی بغیر وضو کے دودھ نہیں پلایا اور اس دوران قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رہتی تھی۔ کیتھل شریف تقسیم ہند سے پہلے طالبانِ حق کی طلب پوری کرنے اور تشنگانِ طریقت کی پیاس

Marfat.com

بھانے کا بہت بڑا مرکز تھا ۔صرف ہریانہ پنجاب ہی سے نہیں بلکہ ہندوستان کے گوشے گوشے سے راہِ حق کے طالب کثیر تعداد میں روحانی سکون و اطمینان کے لیے اس شہر کا رُخ کرتے تھے ہندوستان پر ہی کیا منحصر بیرونی ممالک سے بھی کشاں کشاں اس شہر کا رُخ کرتے تھے ۔کیونکہ یہ شہر ان دنوں گلستانِ غوثیہ کے گلہائے چیدہ کی خوشبوؤں سے معطر تھا یہ خوشبو پورے ماحول کو پاکیزہ بنائے ہوئے تھی ۔

اعلیٰ حضرتؒ نے کیتھل کو رُشد و ہدایت کا مرکز بنایا ۔آپ کے بحرِ معرفت سے بہت سے گوہر ہائے آبدار پیدا ہوئے ۔آپ کے تینوں فرزند پیدائشی ولی تھے اور آپ کے پوتے قطب الاقطاب حضرت شاہ سکندر قادری رحمۃ اللہ علیہ لاثانی بزرگ تھے جن سے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فیض یاب ہوئے ۔

ولادت باسعادت :

ایک روایت کے مطابق حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ کا سِن ولادت ۹۳۶ ہجری ہے ۔آپ کی پیدائش ٹھٹہ میں ہوئی ۔

ابتدائی زندگی :

آپ سات سال کی عمر سے ہی صوم و صلوٰۃ اور احکامِ شرعی کے پابند تھے ۔ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرنے اور نفلی نمازوں کا بھی بچپن ہی سے اہتمام تھا ۔نوجوانی سے ہی تہجد کی نماز کے پابند تھے ۔نماز کبھی قضا نہ کی ۔آپ کے گھر خوشحالی کے ساتھ ساتھ باطنی دولت کی بھی کمی نہیں تھی ۔والدِ بزرگوار کے زیرِ سایہ تعلیم و تربیت پائی ۔آپ کے اساتذہ میں ملا شرف الدین ملتانی ، مُلا امام پائیلی اور امیر حُسینی کے نام ملتے ہیں ۔

امیر حسینی کہا کرتے تھے کہ میں نے جو علوم چالیس سال میں حاصل کیے وہ آپ نے نہایت کم مدت میں حاصل کر لیے ۔ایران سے ایک عالم آئے ہوئے تھے انہوں نے مدارک پر سات سوال وارد کیے اور آپ نے ہر ایک کا جواب وضاحت سے دیا ۔

خواجہ محمد معصوم سرہندی سے روایت ہے کہ اعلیٰ حضرت کے صاحبزادگان بعض اوقات ہمارے دادا شیخ عبدالاحد سرہندی سے ایسے ایسے سوال کیا کرتے تھے کہ جن کا فوری جواب

Marfat.com

بن نہ پڑتا تھا۔

ایک مرتبہ لاہور میں قیام کے دوران قاضی شہر کی مجلس لگی ہوئی تھی۔ آپ بھی اس میں بیٹھے تھے علماء کے ساتھ قاضی کسی اہم نکتے پر بحث کر رہے تھے۔ مگر کوئی حل تلاش کرنے میں پیش رفت نہیں ہو رہی تھی۔ آپ نے نہایت سہل اور قابل فہم طریقے سے مسئلہ حل کر دیا۔ قاضی شہر نے اپنا عمامہ اتار کر آپ کے سر پر رکھ دیا۔

ملا جمال تلوی اور ملا اسماعیل کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔ جب آپ لاہور آتے تو وہ آپ کے ساتھ بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ پیش آتے کئی کئی روز آپ کے ساتھ گزارتے اور معرفت کے اسرار و رموز پر گھنٹوں بات چیت رہتی۔

ریاضت و مجاہدہ:

قطب العالم عبادات و ریاضت و مجاہدہ میں حد درجہ مشغول رہتے تھے۔ مراقبات میں اس قدر انہماک تھا کہ پہروں کسی سے بات چیت کی نوبت نہ آتی تھی۔ دن رات مسجد کے بوریے پر فروکش رہتے تھے۔ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے اسی عالم میں مشرف ہوئے آپ کا معمول تھا کہ روزانہ رات کو دوگانہ میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔

حدیقۃ الخوارق سے منقول ہے کہ آپ کے دل میں حضرت غوث الاعظم کے روضۂ اقدس کی زیارت کا بے حد شوق پیدا ہوا اور آپ اپنے والد بزرگوار کی اجازت کے بغیر بغداد روانہ ہو گئے۔ جب شہر کے قریب پہنچے تو انہیں راستے میں پہلی دوسری اور تیسری منزل پر ایک نقاب پوش درویش ملے اور پوچھا "میاں صاحبزادے کہاں کا ارادہ ہے؟" آپ نے جواب دیا کہ "میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے روضے کی جاروب کشی کے لیے بغداد جا رہا ہوں"۔

اس درویش نے کہا "تمہیں بغداد جانے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ تمہارے مرشد یہاں موجود ہیں۔ جاؤ ان کی خدمت کرو"۔ لیکن آپ نہ مانے۔ چوتھی منزل پر پہنچ کر آپ کو شدید بخار نے آ لیا۔ پاؤں متورم ہو گئے اور تجبر گیا راستہ طے کرنے سے عاجز آ گئے آپ شہر کی ایک مسجد کے گوشے میں جا بیٹھے اور چالیس دن یہی حالت رہی۔ آخر ایک دن تنگ آ کر آپ نے خودکشی کا ارادہ کیا۔ رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا۔ یکایک اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ

Marfat.com

لیا۔ اور فرمایا "بیٹا تمہیں معلوم نہیں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ "قاتل النفس فی النار" آپ نے اپنا سر اپنے مرشد کے قدموں پر رکھ دیا۔ والد نے فرمایا "یہ تکلیف جو پہنچی لائق اور مناسب تھی کیونکہ تین مرتبہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے تمہیں منع فرمایا اور تم نے اس کی پروا نہ کی۔ اب لازم ہے کہ یہیں سے لوٹ جاؤ" جب صبح ہوئی اور لوگ نماز کے لیے آئے تو انہوں نے دیکھا آپ بالکل تندرست تھے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر آپ نے تمام ماجرا بیان کر دیا حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السلام کے روضہ مبارک کی زیارت کے بعد واپس ملتان پہنچ گئے ان دنوں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ ملتان میں مقیم تھے۔ والد صاحب نے صحت کے بارے میں دریافت کیا اور سفر کی روداد سنی تو آپ نے کہا یہ سب مرشد کی توجہ اور مہربانی کا اثر ہے۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا بیٹا عرصے کے بعد آئے ہو آج رات کو اکٹھے ہی سوئیں گے۔ نصف رات گزرنے پر اعلیٰ حضرت نے اپنی گلیم ان پر ڈال دی اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ سات دن سوتے رہے بعد ازاں اعلیٰ حضرت نے خود اُٹھایا اور فرمایا "موسیٰ تمہیں سونے کے لیے نہیں لایا گیا" اس نیند کے دوران حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو کھجور کے چند دانے مرحمت فرمائے جب آپ نیند سے بیدار ہوئے تو وہ کھجور کے دانے آپ کے ہاتھ میں بدستور موجود تھے۔ والد گرامی نے فرمایا! "بیٹا ان کھجوروں میں ہمارا حصہ بھی ہے"۔ آپ نے وہ والد محترم کی خدمت میں پیش کر دیں۔ دونوں نے وہ کھجوریں تناول فرمائیں۔

آپ کی شادی سید عابد ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر سے ہوئی تھی۔ سید عابد ترمذیؒ کے فرزند سید محمد صالح اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ قبولے آ گئے۔ پہلی بیوی کے انتقال کے بعد آپ کی دوسری شادی ساداتِ قبولہ کے بخاری خاندان میں ہوئی تھی آپ کے تین فرزند ہوئے۔ شاہ حسینؒ۔ شاہ فیصل۔ شاہ قنبر رحمہم اللہ تعالیٰ

یوں تو اکثر صاحب ولایت بزرگ شانِ جلالت کے مظہر ہوئے ہیں۔ لیکن جتنا جلال چشتیہ سلسلہ میں حضرت مخدوم علاؤالدین صابر کلیریؒ کا مشہور ہے اور سلسلہ قادریہ میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ اور

Marfat.com

حضرت بو علی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ میں تھا۔ اتنا اور صاحبانِ ولایت میں نہیں پایا جاتا تھا۔ یہ اعلیٰ حضرتؒ کے جلال کا اثر تھا۔ کہ کیتھل سے دس دس بارہ بارہ کوس تک کوئی صاحبِ ولایت آپ کی اجازت کے بغیر قدم نہ رکھ سکتا تھا۔ اس لیے آپ کا لقب سلاب الاحوال تھا آپ کے تین فرزند تھے۔ جو ریاضت اور مجاہدہ میں یکتا تھے ان کی قوتِ کشف بلا کی تیز تھی۔ ایک روز شاہ عماد الدینؒ باہر تخت پر بیٹھے حجامت بنوا رہے تھے انہیں کشفِ باطنی سے معلوم ہوا کہ ایک جہاز بھنور میں پھنس چکا ہے۔ اور مسافر حضرت شاہ کمالؒ کو مدد کے لیے پکار رہے ہیں۔ شاہ عماد الدینؒ نے زمین پر ہاتھ مارا اور جہاز کو سہارا مل گیا۔ اعلیٰ حضرت حجرہ سے باہر تشریف لائے اور بیٹے سے دریافت کیا "تو نے یہ کیا کیا"۔ صاحبزادہ نے جواب دیا۔ "اہل جہاز آپ کو پکار رہے تھے۔ مجھے گوارہ نہ ہوا کہ ان کی مدد نہ کی جائے"۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا "کیا لوح محفوظ پر دیکھ لیا تھا؟" صاحبزادے جواباً خاموش رہے آپ نے صاحبزادے کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور تمام صلاحیتیں سلب ہوگئیں، اسی طرح سب سے چھوٹے بیٹے نور الدین شاہ نورؒ کے ساتھ واقعہ پیش آیا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت شاہ موسیٰ ابو المکارم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ جو حال دونوں بھائیوں کا ہوا ہے وہی میرا نہ ہو لہٰذا انہوں نے کیتھل چھوڑنے کا ارادہ کیا۔ آپ اس ارادہ کی تکمیل کے لیے روزانہ مسافت طے کرتے۔ لیکن صبح آنکھ کھلتے پر خود کو کیتھل ہی میں پاتے۔ جب حضرت نے بیٹے کو اس پریشانی اور کشمکش میں دیکھا تو قریب بلایا۔ حضرت شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ والد بزرگوار کے رعب و جلال سے میری زبان گنگ ہوگئی اور گمان گزرا کہ شاید ولایت سے معزول کر دیا گیا ہوں۔ لیکن آپ نے شفقت سے پیار کیا اور بیٹے کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا اور قبولہ شریف (قبولہ تحصیل پاک پتن کا ایک قصبہ ہے اور اس شاہراہ پر واقع ہے جو ساہیوال سے بہاول نگر کو جاتی ہے) کی ولایت تفویض فرمائی۔

حضرت شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کچھ متذبذب ہوئے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے فرمایا۔ اگرچہ وہ علاقہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت کا حصہ ہے تاہم

Marfat.com

وہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی نذر کے طور پر تمہیں دے دیں گے۔

قبولہ

یہ سُن کر حضرت شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ قبولہ شریف آ گئے۔ یہاں آ کر اس سرزمین پر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی وارث کی حیثیت سے قیام فرمایا۔ آپ کے وجود اور اس کی برکت سے قبولہ اور اس کے گردونواح کے اکثر مسلمان عبادت و زہد کی طرف مائل ہو گئے۔ اور ہزاروں بندگانِ خدا آپ کے فیضِ صحبت سے بہرہ ور ہوئے اور اس علاقے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو دور کیا اور ہزاروں غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا جن میں یہاں کی اقوام لکھویرہ، سلدیرا اور ڈھڈی شامل ہیں۔ یہ تاریخی قصبہ سلطان غیاث الدین تغلق کے حکم سے حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر اس علاقے کے لیے ایک امیر نے آباد کیا تھا۔ جس کا نام ملک قبول خان تھا۔ اسی کے نام پر اس قصبہ کا نام کوٹ قبولہ رکھا گیا۔ جب آپ یہاں تشریف لائے تو یہی قوم اس علاقے پر حاکم تھی۔ اس قوم کے بیشتر افراد آپ کے حلقہ بگوش ہو گئے تھے۔ ان دنوں آپ کی آمد سے قبل قبولے میں ایک مجذوب، بابا حیدر نامی شب و روز گلی کوچوں میں جھاڑو دیا کرتے تھے۔ راہ چلتے لوگ پوچھتے "بابا کیا کر رہے ہو" ؟ مجذوب جواب میں کہتے "عنقریب یہاں غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا لختِ جگر آنے والا ہے"۔ کبھی کہتے "یہاں بغداد کا چاند نکلنے والا ہے اس کی روشنی سے سب کچھ روشن ہو جائے گا" آپ جب قبولہ تشریف لائے تو قاضی خیر الدین صاحبِ اقتدار تھے۔ قاضی صاحب بہت جلد آپ کے مقربین میں شامل ہو گئے۔ قاضی القضاۃ قاضی محمد افضل کو یہ بات بُری لگی وہ آپ کو تنگ کرنے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ قبولہ کے اس قاضی خاندان کو آپ کی مقبولیت ایک آنکھ نہ بھائی اور وہ مختلف طریقوں سے آپ کو تکلیف پہنچانے کی کوشش میں رہنے لگے ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ آپ تنگ آ کر اس علاقے سے ترکِ سکونت اختیار کر جائیں۔ مگر آپ ان باتوں کو خاطر میں نہ لاتے۔ شروع میں جو کچھ والدِ بزرگوار قدس سرہٗ کو کیتھل کے قیام کے ابتدائی دنوں میں پیش آیا۔ انہی حالات سے آپ کو بھی دوچار ہونا پڑا۔ آپ نے قبولہ آ جانے کے بعد قبول واہ ندی کے کنارے قیام

Marfat.com

فرمایا قاضی محمد افضل ادھر آنکلا۔ نماز کا وقت آیا آپ وضو کرنے لگے جب آپ نے سر کا مسح کیا تو قاضی نے اعتراض کیا آپ نے جلال میں آکر اپنے سر کو گردن سے اُتار کر پانی میں ڈبو دیا اور پھر واپس رکھ کر فرمایا "مسح درست ہوا؟" قاضی یہ الفاظ سُن کر آپ کی نظروں کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گیا۔ ہوش آنے پر آپ کے قدموں پر گر کر اپنے قصور کی معافی چاہی اور بصد احترام آپ کے احکامات پر عمل کرنے لگا۔ کچھ عرصہ کے بعد اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ قبولے تشریف لائے۔ یہاں کے حالات بچشم خود دیکھے اور شاہ موسیٰ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ سے حالات دریافت کئے۔ آپ نے عرض کیا یہاں کے لوگ تُند خو، درشت مزاج اور ظاہر پرست ہیں ایک روز اعلیٰ حضرت نے قاضی خیرالدین سے فرمایا کہ ہم قطب الدین شاہ موسیٰ کو اپنے ساتھ واپس لے جاتے ہیں۔ جس روز واپسی کا پروگرام بنا تو ہر طرف شور بپا ہو گیا۔ لوگ زار و قطار رونے لگے اور آپ کی خانقاہ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ حاکم قبولہ قاضی خیرالدین، قاضی القضاۃ قاضی محمد افضل اور شہر کے لوگوں نے گڑگڑا کر آپ کو فیصلہ تبدیل کرنے کے لیے کہا "خدارا آپ ہمارے مرشد کو قبولے سے لے کر نہ جائیں"۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا دل نرم ہو گیا اور انہوں نے آپ کو ساتھ لے جانے کا ارادہ ترک کر دیا اور بیٹے سے مخاطب ہو کر فرمایا: تلوار کو نیام سے نکال دو تم یہاں اپنی مرضی سے نہیں آئے بلکہ تمہیں یہاں بھیجا گیا ہے ان الفاظ کا اثر تھا کہ سب قاضی ایک ایک کر کے آپ کی شانِ جلالت کی تاب نہ لا کر زیر ہو گئے اور وہ سب آپ کے حلقہ بگوش ہوئے۔ آپ زبان قاطع کے مالک تھے۔ قہر و غضب کی صورت میں جو کچھ زبان سے نکلتا وہ پورا ہو جاتا۔

پاک پتن میں حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری

قبولہ آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے مزار مبارک پر حاضری دی۔ آپ کچھ ایسے ذکر و فکر میں محو ہوئے کہ خدام نے رات کو دربار شریف بند کر دیا۔ تو آپ اندر رہ گئے۔ آدھی رات گزرنے پر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے سجادہ نشین شیخ ابراہیمؒ کو ہدایت فرمائی کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا لختِ جگر میری پائنتی مراقبہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ میں بوجہ ادب سرکار غوثیہ لیے آرام ہوں

Marfat.com

خدام کو کہہ کر جلد دروازہ کھلوائیں صاحب سجادہ نے خدام کو برا بھلا کہا اور دروازہ کھلنے پر آپ کو مراقبہ میں پایا اور خدام کی غفلت کی معذرت چاہی۔

جب آپ پاکپتن تشریف لاتے تو شیخ ابراہیم آپ کی سواری کے لیے ایک گھوڑا مخصوص رکھتے اور پاکپتن سے واپسی پر وہ گھوڑا آپ کی نذر کرتے۔ ایک مرتبہ ان کی استدعا پر آپ نے انہیں سلسلۂ قادریہ کمالیہ کے اوراد و وظائف کی اجازت فرمائی۔ موصوف کے صاحبزادے شیخ محمد آپ سے اس قدر مانوس تھے کہ وہ آپ کی خدمت کے لیے ہمہ وقت کمربستہ رہتے۔ آپ بھی ان کو بہت عزیز رکھتے تھے ایک مرتبہ آپ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر پاکپتن گئے آپ کے چھوٹے صاحبزادے شاہ قنبر نے بھی ضد کی۔ مگر آپ بوجہ کمسنی ان کو ساتھ نہ لے گئے۔ ایک روز شاہ قنبر سرِراہ ایک دیوار پر بیٹھے کھیل رہے تھے لوگوں کو قافلے کی صورت میں جاتے ہوئے دیکھا تو کسی سے پوچھا تو اُس نے بتایا کہ ہم حضرت بابا صاحبؒ کے عرس پر پاک پتن جا رہے ہیں آپ نے بوجہ کم عمری کہا مجھے بھی لے چلو مسافر نے کہا "چلے چلو" وہ لوگ اپنی سواریوں پر تھے۔ آگے نکل گئے۔ شاہ قنبر نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر دیوار کو حکم دیا کہ ہمیں بھی پاک پتن لے چل۔ چنانچہ وہ دیوار مزار مبارک پر پہنچی تو اس وقت ان کے والدِ بزرگوار حضرت شاہ موسیٰ بہشتی دروازے پر کھڑے ہوئے تھے ناگاہ فرزند کی اس جسارت پر اس کو جلال کی نظر سے دیکھا تو فوراً حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک درمیان میں حائل ہوگئی اور بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ آئندہ آپ کی اولاد سے کوئی کنوارا میرے مزار پر نہ آئے۔ چنانچہ وہ دیوار حضرت بابا صاحبؒ کے مزارِ مبارک کے غربی جانب مزار پر انوار سے متصل ہے۔

عظمت و بزرگی

سید عبداللہ جہانیاں بخاری جو کہ ایک صاحبِ جذبہ بزرگ تھے ایک روز ان کا گزر آپ کی خانقاہ کے قریب سے ہوا۔ وہ بے اختیار آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی "حضور اپنی نعمتوں کے دسترخوان سے ہم کو بھی کچھ عنایت فرمائیں" آپ نے انہیں اپنا کرتہ عطا فرمایا۔

Marfat.com

زبدۃ المقامات سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کی عظمت و بزرگی سے تو واقف ہیں مگر انہیں ہمارے مرشد حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں کی خبر نہیں ورنہ یہ مشائخ عظام سے کم نہیں۔

حضرت شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے قبولہ کی جانب سے آئے ہوئے ایک شخص سے فرمایا کہ "تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تمہارے علاقے میں غوث الاعظمؒ کا گوہر شب تاب آیا ہوا ہے اس سے رجوع کرو۔"

شعر و شاعری

آپ صاحب عرفان بزرگ تھے اور فقر کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ کے کلام میں فکر کی بلندی اور فن کی پختگی پائی جاتی ہے۔ شعر و سخن کا ذوق آپ کو قدرت کی طرف سے ودیعت ہوا تھا۔ موسیٰ تخلص فرماتے تھے۔ آپ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف میں بہت سے شعر کہے ہیں۔ آپ کا دیوان لاہور کے عجائب گھر کی زینت ہے۔ اور آج کل زیر طبع ہے۔

آپ کی تصنیفات میں قصیدۂ غوثیہ کی شرح اور ایک کتاب تحفۃ السالکین کا پتہ چلتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں اسرار و تصوف کے باریک رموز و نکات جو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے آپ کو ظاہری و باطنی طور پر عطا کئے تھے۔ بیان کیے ہیں۔ افسوس کہ وہ کتاب ناپید ہے۔

آپ نے یہاں آکر اپنی رہائش گاہ کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کروائی قاضی نجم الدین ہاشمی نے اس کی محراب کی سمت پر اعتراضات کئے۔ اس وقت یہاں قاضیوں کا زور تھا ایک روز آپ نے ان سب علماء کو دعوت دی اور خود عشاء کی نماز کی امامت کی نماز سے فارغ ہو کر آپ نے نمازیوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو خانۂ کعبہ کس سمت میں ہے؟ سب نے دیکھا کہ تمام حجابات اُٹھ گئے ہیں اور سب نے بچشم خود کعبہ کو سامنے پایا۔ قاضی نجم الدین پر جب آپ کی نظر پڑی آپ نے فرمایا قاضی کیا ابھی تک تیری حالت نہیں سدھری بس اتنا کہنا تھا کہ اس پر ایک تجلی وارد ہوئی اور وہ بے ہوش ہو گیا ہوش آنے پر آپ کے حلقۂ ارادت میں آگیا

Marfat.com

اور مخالفت ترک کردی۔

آپ نے دو شادیاں کیں پہلی شادی سید عابد ترمذیؒ کی دختر سے، اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی یہ خاتون جلد ہی اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

آپ کی دوسری شادی قبولے کے سید جلال الدین بخاریؒ کی دختر سے ہوئی آپ کے تین فرزند تھے۔ شاہ حسین، شاہ فیصل، شاہ قنبر۔ شاہ حسینؒ کمسنی میں ہی وفات پاگئے۔ شاہ فیصلؒ اور شاہ قنبرؒ نے آپ کے سلسلۂ فیض کو جاری رکھا۔ شاہ فیصلؒ کی اولاد میں دیوان سید غلام دستگیر صاحب اشاعتِ دین میں مصروف ہیں۔ حضرت شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے بڑی برکت دی۔ حضرت شاہ فیصلؒ کی اولاد میں حضرت پیر سید شاہ قادریؒ نے گیارہویں صدی ہجری میں ضلع بہاولنگر اور اس کے گردونواح میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کیا۔ ان کا مزار بہاول نگر اور اُچ شریف کے راستے پر موضع پیر شاہ میں آپ کے نام سے آباد ہے۔ ان کی اولاد میں حضرت اللہ بخش المعروف بھکو شاہؒ، حضرت سید نادر علی شاہؒ (باقی موضع نادر شاہ) نے دریائے ستلج کے دونوں کناروں پر آباد کثیر تعداد میں لوگوں کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا اور سلسلہ قادریہ کو فروغ دیا۔

وفات

۲۵ رمضان ۹۹۹ ہجری کو آپ نے فجر کی نماز ادا کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ نے وصال سے پہلے فرمایا میری نمازِ جنازہ وہ حافظ قرآن پڑھائے جس نے کبھی تہجد کی نماز قضا نہ کی ہو "بزشیخ" سے مادہ تاریخ برآمد ہوتی ہے ۲۵ رمضان کو ہر سال آپ کا عرس ہوتا تھا۔ مگر اب کچھ عرصے سے یہ عرس نو اور دس چیت کو ہوتا ہے۔ دور و نزدیک سے ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک میلہ بھی لگتا ہے مشہور ہے کہ اگر کوئی آپ کے مزار پر کسی حاجت کے لیے متواتر جائے تو بہت جلد اس کی حاجت اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔

مزار شریف کی تعمیر

آپ کا مزارِ اقدس ایک امیر کی خواہش پر آپ کی حیات میں تعمیر کیا گیا۔ امیر نے آپ کی رائے طلب کی تو آپ نے فرمایا میرا روضہ جدِ امجد کی طرز پر تعمیر کرو۔ لیکن سوال یہ تھا کہ مستریوں کو

Marfat.com

بنداو کیسے بھیجا جائے۔ لہٰذا آپ نے بڑے معمار کو قریب بُلا کر فرمایا بسم اللہ پڑھ کر دائیں جانب دیکھو اس نے تعمیل ارشاد کی تو روضۂ مبارک سامنے نظر آیا جس کے مطابق مزار مبارک تعمیر کیا گیا۔ مزار مبارک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تعمیر میں اس قدر حفاظ شریک تھے کہ ہر اینٹ پر ایک قرآن پاک ختم ہوا۔ مزار شریف کے مغربی جانب ایک مسجد ہے جسے آپ نے اپنی حیات میں تعمیر کروایا تھا۔

آپ کی زندگی سراپا کرامت تھی۔ مشہور ہے کہ آپ سے جو بیعت کرتا وہ اسی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل کرتا۔ آپ کی نظر میں وہ تاثیر تھی۔ کہ ایک مرتبہ جس پر پڑی اسے صاحب حال بنا دیا۔ آپ کے خلفاء میں شیخ شہاب الدین المعروف پیر لبودلہ، بُرہان الدین پیر بخاری، پیر جیون مہارویؒ، سید جمال الدین شاہ ملتانی، عبداللہ جہانیاں، سلطان سید احمد قتال، سید کامل شاہ لاہوری، سید بہاؤالدین لاہوری اور ابراہیم رودی رحمہم اللہ تعالیٰ قابل ذکر ہیں۔

سید شوق الٰہیؒ کا شجرہ طریقت سید جمال الدین قادری ملتانیؒ کے واسطہ سے آپ تک پہنچتا ہے۔

ملفوظات

ایک طالب علم سے آپ نے فرمایا قلب کی بیماری مہلک تو ہے مگر لاعلاج نہیں غفلت ایسی بیماریوں کی جڑ ہے غفلت کا علاج ذکر ہے۔ ذکر قلب کو منور کرتا ہے اندر روشنی ہو تو پھر اپنی خامیاں نظر آجاتی ہیں۔ قلب بیماری سے پاک ہو کر ڈھل جاتا ہے۔ جو شخص قلب کی بیماریوں سے بچتا ہے اور تقویٰ اختیار کرتا ہے اسے پھر اللہ تعالیٰ حق و باطل کی تمیز عطا کرتا ہے۔ اقبال نے کہا ہے۔

فطرت کے مقاصد کا عیار، اس کے ارادے
دُنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان

پھر اس طالب نے عرض کیا کہ دل کی اس بیماری کا کیا علاج ہے آپ نے فرمایا کہ اس کا علاج صبح و شام گریہ وزاری، استغفار، اللہ کی اطاعت میں سعی ہے۔

Marfat.com

ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ عبادت کی بنیاد تین چیزوں سے ہے۔ آنکھ، دل اور زبان، آنکھ عبرت کے لیے، دل غور و فکر کے لیے اور زبان ذکر کے لیے ہے۔

خدا کے ساتھ محبت کے سات نشان ہیں۔

اول : اللہ کا ذکر

دُوم : اللہ کی محبت جو سب سے زیادہ اور ہر چیز پر غالب ہو۔

سُوم : کوئی چیز اللہ کی محبت سے مانع نہ ہو۔

چہارم : اللہ سے ملاقات کا شوق ہر چیز سے زیادہ ہو۔

پنجم : ہر سختی اور ہر مُصیبت میں اللہ سے راضی رہے۔

ششم : جو کچھ فتوحات آئیں ان کو فقراء میں خرچ کردے اور جس دن کچھ نہ آئے اس دن کو غنیمت جاننا چاہیئے کیونکہ فقر و فاقہ میں بڑی تاثیر ہے۔

ہفتم : اللہ کے دوست کو اپنا دوست رکھو۔

نجات علم سے نہیں عمل سے ہے۔

درویش وہ ہے کہ اس کی خاموشی فکر کے ساتھ اور اس کی گفتگو ذکر کے ساتھ ہو۔

جو شخص لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے اس کے پاس تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

اوّل : مال تاکہ وہ لوگوں کی مدد کرے۔

دوم : اس کے پاس علم کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ علماء کے ساتھ صحبت میں علمی گفتگو کر سکے۔

سوم : حال کی ضرورت ہے تاکہ درویشوں کے ساتھ ان کے حال میں شریک ہو سکے۔

اپنے سے کمزور پر اس قدر ظلم نہ کر کہ اگر وہ غلبہ پائے تو تو اُس کے انتقام کو برداشت نہ کر سکے۔

دوسرے کے ساتھ وہ سلوک روا رکھ جو تیرے ساتھ وہ روا رکھیں تو تجھے ناگوار نہ ہو۔

طاقت کے بل بوتے پر غلبہ حاصل کرنا ادھوری فتح ہے۔

دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح ہے۔

Marfat.com

کرامات

قبولہ کے خاندان سادات میں جہاں آپ کی دوسری شادی ہوئی آپ شادی کے لیے اس شرط پر رضامند ہوئے کہ جہیز میں کوئی چیز نہ دی جائے سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق عمل کیا جائے نکاح ہوگیا لڑکی کی رخصتی کے وقت والد نے ایک سونے کی ڈلی اپنی لڑکی کو دی اور تاکید کی کہ اسے اپنے شوہر سے پوشیدہ رکھے تاکہ کبھی ضرورت پر تمہارے کام آسکے۔ دلہن نے وہ سونا اپنے گھر میں آکر دفن کر دیا آپ کو عبادت میں کچھ لطف نہ آیا۔ آپ گھر آئے اور بیوی سے دریافت کیا کہ گھر میں کوئی چیز ایسی تو نہیں جو میری عبادت میں مانع ہے۔ کیونکہ مجھے آج اپنے گھر سے دنیا کی بو آرہی ہے پتہ چلا کہ گھر میں بیوی نے سونے کی ڈلی چھپا کر رکھی ہوئی ہے آپ نے اس جگہ پر ٹھوکر ماری۔ خادم نے زمین کھود کر وہ سونے کی ڈلی نکال کر دی۔ آپ نے وہ ڈلی درویشوں میں تقسیم کر دی۔

بچپن میں جب آپ پڑھتے تھے تو ایک لڑکے نے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگیں اور ہمارے درمیان تقسیم کر دیں۔ آپ نے ہاتھ اٹھائے تو ایک شخص انواع واقسام کی چیزیں ساتھ لیے مدرسہ میں داخل ہوا اور آپ کے پاس رکھ کر چلا گیا۔

ایک مرتبہ امرائے شاہی میں سے ایک امیر آپ کی خدمت میں گراں بہا نذرانہ لایا جسے آپ نے قبول نہ فرمایا۔ اس کے برابر اصرار پر آپ نے جذبہ میں آکر فرمایا۔ "صحرا کی طرف دیکھو" وہ کیا دیکھتا ہے خزانہ دریا کے پانی کی طرح رواں ہے۔ بادشاہ کے حکم سے دریا سے ندی نکالی گئی جس سے علاقہ سیراب ہوا۔

ایک شخص اپنے لڑکے کو لے کر آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میرا یہ لڑکا شراب کا عادی ہے ہماری انتہائی کوشش کے باوجود یہ اس عادت کو نہیں چھوڑ سکا۔ شراب اس کی رگ رگ میں بسی ہوئی ہے۔ اسے بیعت فرمائیں کہ نیک بن جائے۔ آپ نے اس لڑکے سے فرمایا ہماری ایک شرط ہے کہ ہمارے سامنے شراب نہ پینا۔ اس نے خوشی خوشی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور شراب نہ پینے کا وعدہ کیا گھر پہنچا۔ اور حسبِ عادت شراب کا جام ہاتھ میں لیا ہی تھا۔ کہ اس نے دیکھا کہ آپ اس کے پاس کھڑے

Marfat.com

ہیں۔ وہ جام توڑ کر آپ کی تعظیم کو بڑھا ہی تھا تو دیکھا کہ وہاں کچھ نہیں تھا۔ اس نے تین مرتبہ پھر پینے کی کوشش کی مگر ہر دفعہ حضرت کو اپنے سامنے پایا۔ چوتھی مرتبہ آپ نے ڈانٹ کر فرمایا کیا تو اپنا وعدہ بھول گیا ہے اس نے اسی وقت سچی توبہ کی اور عمر بھر اس پر قائم رہا۔

حاکم قبولہ احمد خان ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک تھیلی بطورِ نذر پیش کی۔ آپ نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ اس کے اصرار پر آپ نے فرمایا "احمد خان میں یہ اشرفیاں لے کر کیا کروں گا فاقہ نعمتِ فقر کی مرغوب غذا ہے۔ تو مجھے خواہ مخواہ دنیاوی مال و زر میں اُلجھاتا ہے۔ اگر تو بضد ہے تو کسی رفاہِ عامہ میں اس کو خرچ کر۔" وہ چلا گیا۔ ایک خادم نے عرض کیا "آپ نے حاکم شہر کی نذر قبول نہ فرما کر اچھا نہیں کیا آپ اسے لے کر درویشوں میں تقسیم فرما دیتے۔" آپ نے فرمایا "بے شک اس سے اکثر کی ضروریات پوری ہو جاتیں لیکن یہ مال مشتبہ تھا۔" آپ فرمایا کرتے تھے کہ فقیروں کی دوستی بادشاہوں سے ممکن نہیں۔

علماء کی ایک جماعت ملتان سے آپ کے فرزند حضرت شاہ فیصل رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہوں نے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے متعلق ان کے احوال و آثار پر آپ سے طویل گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کہ جو کچھ اسرار و حقائق شیخ احمد لکھتے ہیں۔ وہ صحیح اور حقیقت پر مبنی ہیں اور وہ اس معاملہ میں مامور من اللہ ہیں۔ آپ نے ان کے تمام شکوک و شبہات دور فرمائے۔ ایک عالم نے اعتراض کیا۔ کہ شیخ احمد سرہندیؒ نے ایک موقع پر کہا ہے کہ اگر خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اس وقت موجود ہوتے تو میری چاکری کرتے۔ یہ سُن کر آپ نے کچھ توقف کے بعد فرمایا۔ شیخ احمد نے ایسا نہیں کہا۔ اس سے اس کی تسلی نہ ہوئی۔ رات کو اس عالم نے آپ کی خانقاہ میں قیام کیا تو اس نے دیکھا کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ "شیخ احمد نے ایسی بات نہیں کہی ہے۔ یہ ان پر بہتان ہے۔ شیخ احمد ہمارے محب ہی نہیں محبوب بھی ہیں۔" صبح جب آپ نے اسے دیکھا فرمایا کیا ابھی بھی تیری تسلی نہیں ہوئی۔ یہ سننا تھا کہ وہ بے ہوش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد ہوش میں آیا اور اپنے قصور کی معافی چاہی۔

Marfat.com

ایک سال قبولہ اور اس کے گرد و نواح میں بارش نہ ہوئی۔ چند علماء کے ہمراہ لوگوں کی ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دُعا کی درخواست کی۔ آپ نے دستِ دُعا اُٹھائے اور بارگاہ ایزدی میں عرض کی "ربِ رحیم! اپنے بندوں پر رحم فرما" دُعا ختم ہوتے ہی اتنی بارش ہوئی کہ لوگ بمشکل اپنے گھروں کو واپس پہنچے۔

ایک دفعہ آپ ملتان میں سید جمال الدین شاہ قادریؒ کے مکان پر رونق افروز تھے آپ کا ایک مرید آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آتے ہی عرض کیا کہ "اگر حضور اس جہان میں دستگیری نہیں کریں گے۔ تو دوسرے جہان میں ہمارا کیا حال ہوگا۔ کثیر العیال ہوں جو کام کرتا ہوں اس میں نقصان ہوتا ہے تنگدستی سے گزر ہوتی ہے۔ براہِ کرم آپ مجھے کوئی کیمیا کا نسخہ عطا فرمائیں"۔ آپ نے فرمایا کہ "کیا میں کیمیا گر ہوں جو تجھے کیمیا کا نسخہ دوں۔ اللہ اللہ کرتا ہوں تم بھی اللہ اللہ کرو"۔ اس نے کہا "اولیاء اللہ کی نظر کیمیا کے نسخہ کا اثر رکھتی ہے" آپ نے فرمایا "تو نے سچ کہا ہے"۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی نظر مٹی کے ڈھیر پر پڑی وہ سونے کا ڈھیر ہو گیا۔ اس نے کہا میں اس کو اپنے ہاتھ میں لاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ حرام ہے۔ اس نے مٹی کو ہاتھ لگایا وہ پھر مٹی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا مصیبت میں صبر کیا کر۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے آپ نے محنت سے کام کرنے کی تلقین کی۔ اور اس روز کی تمام نذر و نیاز اس کو دے دی۔ اس نے آپ کی ہدایت پر عمل کیا۔ اور چند دنوں میں ہی مالدار ہو گیا۔

قبولہ ندی کے کنارے جہاں ایک خشک درخت کے نیچے آپ مراقبہ و عبادت میں مصروف تھے چند آدمی اس طرف آنکلے ان لوگوں نے آپ سے کہا کہ یہ درخت مدت سے خشک ہو گیا ہے۔ لوگ اس کے سایہ میں آرام پاتے تھے۔ اور قافلے یہاں ٹھہر جاتے تھے۔ سُنا ہے کہ اللہ والوں کی دُعا سے سوکھے درخت ہرے ہو جاتے ہیں۔ آپ اللہ کے ولی ہیں۔ اس درخت کو اپنی دُعا سے شاداب کروادیں ان دنوں یہاں ہندو جوگیوں کا قافلہ خیمہ زن تھا۔ ان جوگیوں کا سردار بھی آگیا آپ نے اپنا سر بارگاہِ خداوندی میں جھکایا ہی تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ درخت سرسبز و شاداب ہو گیا۔ وہ سب بڑے حیران ہوئے جوگیوں کے سردار نے جب آپ کی یہ کرامت دیکھی تو سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ جوگیوں

Marfat.com

کے سردار کو آپ نے بیکانیر کی طرف رشد و ہدایت کے لیے روانہ فرمایا۔

چھنیاں (ضلع بہاونگر) کے قریب ہی ریگستان کی جانب ایک قبرستان رسول سر کے نام سے موسوم ہے آپ ایک مرتبہ اس علاقے میں تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ لوگ پانی کی تلاش میں جگہ جگہ مارے مارے پھرتے ہیں اور انتہائی پریشان ہیں انسان تو انسان ان کے ڈھور ڈنگر تک پیاس کی شدت سے بے حال ہیں۔ آپ نے اس ریگستان میں رفاہِ عامہ کی غرض سے ایک تالاب کھدوایا جب تک کھدائی مکمل نہ ہوئی آپ وہیں پر قیام پذیر رہے۔ شام کے وقت مزدوروں کو ایک پیسہ اور ایک مٹھی چنے دیتے اور فرماتے کہ کام کے دوران تمام مزدور یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پکارتے رہیں۔ جب تالاب مکمل ہوا تو آپ نے بارش کی دعا کی پھر کبھی تالاب خشک نہ ہوا۔ اسی وجہ سے اس تالاب کا نام رسول سر مشہور ہو گیا۔

شیخ رکن الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ وہ یہاں رہ کر لوگوں کو ہدایت کے نور سے منور کریں۔ اسی رات سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ کو شرفِ زیارت بخشا۔

ایک عورت اپنے بیٹے کو نزع کے عالم میں آپ کی خانقاہ میں لائی۔ مگر وہ شفا پانے کی بجائے لقمہ اجل ہو گیا یہ دیکھ کر آپ کو بہت ملال ہوا۔ اس عورت کی گریہ وزاری دیکھ کر آپ نے بچے پر دستِ شفقت پھیرا اور بچے کی ماں سے کہا یہ تو زندہ ہے۔ جب عورت نے دیکھا تو بچہ سچ مچ زندہ تھا۔ اور ایسا صحت مند تھا جیسے کبھی بیمار نہ ہوا تھا۔ عورت نے بہت دعائیں دیں آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ادا کرو ہی مردے کو زندہ کرتا ہے۔ وہ خوشی سے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجا لائی۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت پر گفتگو جاری تھی بحث نے طول پکڑا تو آپ نے فرمایا میری کمر سے ایک دوپٹہ لپیٹ دو۔ پھر آپ نے کہا اب اس دوپٹہ کو کھینچو جب وہ کھینچا گیا تو وہ آپ کی کمر سے پار ہو گیا فرمایا نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا بات کرتے ہو۔

86717

Marfat.com

ایک مرتبہ دریائے ستلج میں پانی کی سطح اس قدر بڑھ گئی کہ قبولہ کے گردونواح میں پانی پھیلنے لگا۔ جب طغیانی سے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو لوگوں نے آپ کی خدمت میں پہنچ کر فریاد کی۔ آپ نے دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دُعا فرمائی اور چلے آئے اسی روز دریا کی سطح آب گرنا شروع ہو گئی اور پھر کبھی طغیانی اس جگہ نہ آئی۔

ایک مرتبہ ایک عورت آپ کے پاس چھوٹا سا برتن لے کر شہد مانگنے آئی اور عرض کیا کہ میرا بچہ بیمار ہے آپ نے اسے شہد سے بھرا ہوا پیالہ دینے کا حکم دیا خادم نے کہا وہ چھوٹی پیالی میں مانگنے آئی ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے اپنی بساط کے مطابق مانگا اور ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق دیا ہے۔

حضرت شاہ تاتارؒ قبولہ کے پرانے بزرگوں میں صاحب تصرف بزرگ تھے۔ غالباً ساتویں صدی ہجری میں پردہ فرمایا۔ جس جگہ آپ عبادت کیا کرتے تھے اسی جگہ آپ کو دفن کیا گیا۔ روایت ہے کہ ایک شخص آپ کی شہرت سُن کر دور سے بیعت کی نیت سے حاضر ہوا، قبولہ پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ حضرت وصال فرما گئے ہیں وہ بچشم گریاں آپ کے مزار پر پہنچا، اسی وقت حضرت کا ہاتھ باہر نکلا اس نے بیعت کی اس کے بعد یہ دستور ہو گیا کہ روزانہ آپ کا ہاتھ قبر سے باہر برآمد ہوتا۔ حضرت شاہ موسیٰ ابو المکارم رحمۃ اللہ علیہ کے علم میں جب یہ بات آئی تو آپ ایک روز ان کے مزار پر پہنچے اور فرمایا "اے شاہ تاتار یہ درازدستی چھوڑ دو، یہ امر مانع شریعت ہے" اس دن کے بعد شاہ تاتار کا ہاتھ باہر نکلنا موقوف ہو گیا۔

Marfat.com

ذیل میں کتاب "الکمال" سے آپ کے نام چند خطوط کے اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں

حضرت شاہ کمال کیتھل بنام حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ

"مدت مدید اور عرصہ بعید سے میں گجرات کے سفر سے آچکا اور کیتھل میں مقیم ہوں۔ آج کل بھی کیتھل ہی میں قیام ہے۔ تمہاری خیریت کی کوئی خبر نہیں پہنچی۔ یہ اچھا نہیں کیا۔ چونکہ میرا اور تمہارا تعلق ایک ہی طرح کا نہیں ہے۔ اول تو باپ بیٹے کا تعلق ہے۔ دوسرے پیر مرید کا رشتہ لیکن تم نے دونوں تعلقات کو فراموش کر دیا۔ تمہاری والدہ اور بہن تمہارے لیے بے تاب اور بے قرار ہیں۔ اگر تم آؤ اور اپنا دیدار دکھاؤ تو بہت ہی خوب ہو۔

اس فقیر کی یہ خواہش ہے کہ تم یہاں آؤ تو درویشی اور تصوّف کے کچھ نکات بطور تعلیم و تربیت تمہیں سکھاؤں۔ چونکہ اب تک تمہیں پورے طور پر تعلیم نہیں کئے گئے۔ نیز تمہیں بیعت کرنے کے بعد خلافت عطا کی جائے۔ طریق مشائخ یہی ہے کہ بعد بلوغت بیعت کرتے ہیں تمہیں بزمانہ طفولیت بیعت کیا گیا تھا۔ اور سرتراشا گیا تھا۔ اور شاید تمہیں یاد بھی نہ ہو، دوسرے یہ کہ تم مجھ سے بیعت ہو، ممکن ہے کہ تمہاری توجہ کسی اور طرف ہو جائے۔ یہ امر میری ناراضگی کا باعث ہوگا۔ اس طرح جو فائدہ تمہیں اب تک ہوا ہے، یہ سب ضائع ہو جائے گا۔ ممکن ہے تمہیں اپنے کمال کا گمان ہو، جب تک یہاں نہ آؤ گے اور درویشی کے متعلق کچھ راز مجھ سے نہ سمجھو گے تب تک تمہاری درویشی مکمل اور مستقل نہ ہوگی۔ نیز جب تک خلافت تمہارے حوالے نہ کر دوں اور وہ ایک حرف کہ جس کے بغیر درویشی تکمیل نہیں پاتی نہ سمجھا دوں۔ اور تمہارے سپرد نہ کر دوں، تب تک [illegible] کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے، اس کے بغیر تم درجہ کمال کو نہیں پہنچ سکتے۔ تم سمجھتے ہو کہ تم مکمل ہو گئے ہو، اور دوسرے بھی تمہیں کامل خیال کرتے ہیں۔ اور حقیقتاً تمہاری تکمیل میں کوئی شک و شبہ بھی نہیں، لیکن یاد رکھو، حق تعالیٰ کی کوئی انتہا نہیں، کمال کے بعد زوال ہے۔ جس کو انتہا خیال کیا جاتا ہے وہ بھی بے انتہا ہے اس منزل کا کوئی آخیر نہیں اور نہ کوئی اس کی انتہا اور غایت ہے۔ فَمَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ (جس کے دونوں دن برابر ہوں وہ دراصل نقصان میں ہے) خدا کے لیے ایک بار آؤ اور اپنا دیدار کراؤ۔"

اس مکتوب سے اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ کہ حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم قدس سرہ کو بچپن میں

Marfat.com

ہی بیعت کیا گیا تھا اور مخصوص اسرار و رموز کو کسی اور وقت پر اُٹھا کر رکھ دیا گیا تھا۔ایسی صورت میں حضرت شاہ کمال کیتھلی قدس سرہٗ کو یہ خدشہ بھی لاحق رہتا تھا۔کہ کم سنی اور ناسمجھی کی وجہ سے حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم قدس سرہٗ کا رجحانِ طبع کسی اور طرف نہ ہو جائے۔اس لیے وہ وقتاً فوقتاً قطبِ وقت کو سمجھاتے رہتے تھے۔اور اپنے جلالِ طبع کی طرف بھی اشارہ کرتے تھے۔اور غالباً حضرت شاہ موسےٰ اس جلال سے ڈرتے ہوئے کیتھل تشریف نہ لائے تھے کہ معلوم نہیں کب جلالِ کمال جوش میں آجائے۔اور جو متاع برسوں کی ریاضت وعبادت سے حاصل ہوئی ہے لمحوں میں ہاتھ سے نکل جائے لیکن شفیق باپ بھی بیٹے کے دل کی اس کیفیت سے بے خبر نہ تھے وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی چند مصلحتوں کی وجہ سے مذکورہ بالا خیالات کا اظہار کرتے رہتے تھے ورنہ وہ تو شفقت و الفت کے پتلے تھے۔شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ قدس سرہٗ کو یہاں تک لکھتے ہیں :

"تمہارا یہ وعدہ تھا۔کہ جس وقت حضرت والد صاحب سفر سے واپس آئیں گے میں حاضرِ خدمت ہو جاؤں گا خاص طور سے آدمی بھیجا جاتا ہے۔براہِ کرم اس آدمی کے ساتھ اس علاقہ کی طرف توجہ فرمائیں کہ یہاں رہنے والوں پر یہ آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔امید ہے کہ خلاف وعدہ نہ کریں گے۔جتنے دن تمہاری طبیعت چاہے رہو جب چاہو روانہ ہو جاؤ۔اس معاملہ میں تم خود مختار ہو میں کسی طرح بھی پابند نہ کروں گا۔"

یوں تو یہ ساری عبارت شفیق باپ کے درد مندانہ جذبات کی عکاسی کرتی ہے لیکن آخری چار فقروں میں تو محبت کی شیرینی اور پدرانہ شفقت کا اظہار پوری شدت سے نظر آتا ہے۔

اگرچہ حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ قدس سرہٗ اپنے والد ماجدؒ سے کوسوں دُور جا کر رہنے لگے تھے اور کیتھل بھی کبھی کبھار۔اور وہ بھی والد مکرم کے اصرار پر آیا کرتے تھے لیکن حضرت اقدس سرہٗ باخبر والد کی طرح حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ کی ہر حرکت کی بخوبی نگرانی کرتے۔اور اس بات کی پوری کوشش فرماتے، کہ حضرت موصوف کی صحیح تربیت ہو، اور کوئی مقام ایسا نہ آئے، جہاں حضرت موصوف کو کوئی مشکل پیش آئے یہی وجہ ہے کہ جب یہ دیکھتے ہیں کہ آپ کا فرزند دلبند قبولہ شریف میں ہی مقیم ہے اور کیتھل بلائے جانے پر بھی آنا پسند نہیں کرتا تو معاً خیال آتا ہے، کہ کہیں دنیاوی علائق نے تو اسے اپنے قابو میں نہیں کر لیا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کے عاشقوں پر توقف حرام ہے۔حضرت شاہ موسیٰ ابوالکلام قدس سرہٗ کے قیام قبولہ کی اطلاع ملتے ہی فوراً لکھتے ہیں :

Marfat.com

منم نے لکھا ہے کہ چند دن تک تم وہیں قیام کرو گے۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ اس قیام و توقف سے تمہاری کیا مراد ہے، اللہ تعالیٰ کے عاشقوں پر توقف حرام ہے۔ اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ اللّٰہِ (اولیاء اللہ کے قلوب پر سکون حرام ہے) فَمَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ . . . . (جس کا آج کا دن کل کے دن جیسا گزرا وہ نقصان اور خسارے میں ہے) اگر یہ توقف سیر ربّانی کے لیے ہے۔ تب بھی حرام ہے۔ اگر یہ توقف لوگوں کی محبت کی وجہ سے ہے جو اللہ سے دور رکھتے ہیں تو یہ بھی حرام ہے اگر اس فقیر کی طرف آنے سے جھجکتے ہو اور اس فقیر کے مزاج سے گھبراتے ہو اور دوسروں سے میل جول رکھتے ہو تو یہ بھی بُری بات ہے۔

برخوردار سُنو!! اللہ کے عاشق جو کچھ کرتے ہیں وہ نصیحت ہوتی ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو ابھی ابتدائی منزل میں ہیں۔

عزیز من! تم اللہ کے فضل سے انتہائی منزل میں ہو تم ہدایت اور نصیحت سے بلند اور دوست (اللہ) سے ملے ہوئے۔ جمع اور تفریق سے آزاد حق تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہو تم جیسے کے لیے کسی نصیحت کی حاجت نہیں اور جس میں یہ خصوصیات ہوں اس کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو کی ضرورت نہیں۔ ضروری یہ ہے کہ پہلے اپنے ماں باپ اور بھائی بہنوں سے ملاقات کر کے بغیر کسی پابندی کے چند روز وہاں رہ کر تعلیم حاصل کرو بعد ازاں جہاں کی صحبت تمہیں پسند آئے اور جہاں طبیعت کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو، وہاں اللہ کے ساتھ قیام کرو۔

اے فرزند سُنو، فقیر سراسر اخلاص کا خواہشمند ہے جس جگہ مکمل اخلاص ہو چاہے وہ لوگ دنیا دار ہوں یا دیندار ان کے خلوص کے ساتھ اس جگہ قیام کرو۔ مشہور ہے کہ مخلصوں، محبوں اور معتقدوں کے ساتھ مشغولیت زیادہ ہوتی ہے اور طبیعت کو پریشانی نہیں ہوتی۔ لیکن یہاں آ کر دو چار روز قیام کرو اور جتنے دن دل چاہے اتنے دن رہو، تمہیں کوئی پابند نہیں کر سکتا۔ خدا کے دوستوں کو پابند کرنا کس مذہب میں روا ہے۔

فرزند من! دوسری بات یہ ہے کہ کچھ عرصے سے اس فقیر کی طبیعت کی تیزی اور جلال کم ہو گیا ہے۔ اور حلم پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ جل شانہٗ اس مقام میں میرے حالات کو حضرت خلیل اللہ کے ساتھ ہم اوقات کرے۔ کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس کو واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا (اللہ نے ابراہیم کو اپنا صادق دوست قرار دیا ہے)۔ فرمایا ہے۔ اے فرزند! عاشقوں کا جلال نفسانی ہے۔ نہ ان کا حلم انسانی۔ عوام اس جلال و حلم میں اور باتیں خیال کرتے ہیں لیکن عاشقانِ خدا اس جلال و حلم میں خدا کے سوا کچھ نہیں دیکھتے اور ہمیشہ ذاتِ الٰہی میں غرق اور

Marfat.com

مشغول رہتے ہیں ؎

ابجد عشقت چو بیاموختم دیدہ ز اغیار فرو دوختم

(جب تیرے عشق کی ابجد سیکھی تو غیر کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں)

اے فرزند! یہ ناقصوں کا کام ہے جو کہا کرتے ہیں کہ فلاں درویش کے اہل و عیال زیادہ ہیں۔ لیکن عشاق عیال و اطفال کے پابند نہیں، جس طرح کہ عوام ہوتے ہیں۔

"برخوردارِ من! کاملوں کا شیوہ یہ ہے کہ اُن کے اہل و عیال جتنے زیادہ ہوتے ہیں، حق تعالیٰ کے ساتھ ان کی مشغولیت، اتنی ہی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اہل و عیال سے دُور رہنا اور اُن سے دور بھاگنا ناقصوں کا کام ہے۔ عشاق ایک لمحہ اور لحظہ بھی خُدا سے جدا نہیں ہے۔ اور ہمیشہ انوارِ رحمانی اور مشاہدہ ربانی میں محو اور مستغرق رہتے ہیں ؎

عقل را باشد تدبیر، عشق را تدبیر نیست عاشقاں را عقل تر دامن گریبان گیر نیست

عشق بر تدبیر خندد زانکہ در صحرائے عقل ہرچہ تدبیر است بجز بازیچہ تقدیر نیست

یا دیوانہ بن اور مستی اور دیوانگی کی طرف رُخ کر لے، تدبیر کو مدبروں پر چھوڑ دے، عاشقوں کو تدبیر سے کیا مطلب!

"اے فرزند! میری یہ کیفیت کچھ نفس کی رہنمائی سے پیدا نہیں ہوئی، بلکہ جو کچھ ہے اللہ کی طرف سے ہے پردہ غیب میں جو کچھ پوشیدہ ہوتا ہے۔ رازِ رحمانی اور حکمتِ ربانی پر عیاں ہوتا ہے جو کچھ وہ کرتا ہے خود کرتا ہے ہمیں کرنے نہ کرنے سے کیا واسطہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ (اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور جو اُس کا ارادہ ہوتا، اُس کا حکم دیتا ہے) عوام اللہ کے دوستوں کی ہزار شکائتیں اور ان پر بے شمار طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ قدیم سے ہوتا آیا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ، رسول پاک، انبیائے کرام اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنّت قدیم ہے ومن تجد لسنت اللہ تبدیلا (اللہ کے طریق کا تبدیل نہیں ہو سکتا) نیز یہ آیت شریفہ (ان یکذبوک فقد کذبت رسلا من قبلک) بھی اس مضمون کی آئینہ دار ہے ؎

اے خدا بر عاشقاں خوشنود باش عاشقاں را عاقبت محمود باش

"اے فرزند! بے خودی کے مکتب میں پڑھنا شروع کر، جب تک یہاں کی الف، ب نہیں پڑھے گا، تب تک عاشقوں کے راز کو نہیں پائے گا۔ اے میرے فرزند سُن! نہ صالح کے ساتھ رہ، نہ زاہدوں کے ساتھ رہ نہ اہل آخرت کے ساتھ نہ اہل دنیا کے ساتھ بے خود ہو جا، دیوانہ بن جا،

Marfat.com

بے خودوں اور دیوانوں کے ساتھ وہ خاک ہو جا، اور خاک میں سے بن جا۔

"سن اے فرزند! نہ زاہد بن، نہ صالح بن، نہ فاسق بن نہ آقا بن، نہ تاجر بن، نہ امیر بن، نہ فقیر بن، نہ دنیا کا بن، نہ دین کا بن، اگر بنے تو یہ بن عَدَمًالَهٗ وَجُوْدًا لَهٗ (تیری موت و حیات سب اُسی کے لیے ہے)۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ۔ اس مقام میں زیادہ قیل و قال وہی کرتا ہے جو راز سے ناواقف ہوتا ہے۔ سلام علیکم۔ سلامٌ علیکم

میرا قلب میری روح۔ میرا راز تیری طرف ہے۔ اے جان، اس پاک چہرہ، ان پاک گیسوؤں، اس پاک عادت پر فدا جو حق کی طلبگاری میں چالاک ہے۔"

اس مکتوب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے، کہ حضرت اقدس کو حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم قدس سرہٗ کے دلی خطرات سے پوری آگاہی ہے۔ آپ نے کس خوبی سے ایک ایک بات کا ذکر کر کے بتایا ہے کہ یہ حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم قدس سرہٗ کے کیتھل تشریف لانے میں مانع ہے۔ آپ نے دیکھا کس انداز سے آپ نے اپنے فرزند عزیز کو سمجھایا۔!

دنیاوی حالات، اپنی طبیعت، بیٹے کی دلی کیفیات، غرضیکہ ہر بات کو نہایت جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے لیکن اختصار کو بالائے طاق نہیں رکھا۔ تصوف کے مسائل کو حسن پیارے انداز سے دل نشین کرایا ہے۔ اس کی مثال خال خال ہی ملتی ہے۔ محض اتنا کہہ دینا ہی کافی نہیں ہے کہ یہ مکتوب ہے۔ جو ایک باپ نے اپنے بیٹے کو لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اور حضرت اقدس کے ایسے ہی مکتوبات صحیح، جامع اور ٹھوس معلومات سے مملو ہیں۔

بہر حال حضرت اقدس کے ان مکتوبات سے آپ کی شخصیت ایک باپ کی حیثیت سے ہمارے سامنے ابھرتی ہے، ان خطوط کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرتِ اقدس ایک شفیق مدبر اور نیک خواہ والد کی طرح ہر وقت اپنے فرزند اور نبیسہ کی تربیت کا خیال رکھتے تھے۔ اور کوشش کرتے تھے کہ ان حضرات کی پرورش اور تربیت صحیح خطوط پر ہو۔ تربیت کا مسئلہ ایسی شخصیتوں کے لیے اور زیادہ اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ جو مستقبل میں قوم کے رہنما اور مصلح بننے والے ہوں، یہی وجہ ہے کہ ان خطوط میں کچھ ایسی باتیں بھی آگئی ہیں۔ جو بظاہر تلخ و ترش نظر آتی ہیں۔ لیکن ان سے مکتوب الیہم کے احوال کی اصلاح مقصود ہے۔ یہ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ اور حضرت شاہ سکندر صغر سنی میں ہی نیابت کمال سنبھالنے کے اہل ہو گئے تھے۔ اور پھر بذاتِ خود ہی نہیں بلکہ ایک زمانے کو فیض پہنچایا۔

حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم قدس سرہٗ شاعر بھی تھے۔ ایک ایک شعر میں دریائے لطافت

Marfat.com

بند ہے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوزے میں دریا بند کردیا ہے۔ ایک ایک لفظ سے آپ وحدت ٹپکتا ہے۔ تمام کلام فارسی زبان میں ہے۔ لیکن آج سے چار سو سالی پہلے کی زبان بالکل آج کی زبان معلوم ہوتی ہے تعقید اور گنجلک نام کو نہیں البتہ ایہام سے بڑے دلچسپ مضامین پیدا کئے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ابھی تک اس نابغۂ روزگار کا کلام منصۂ شہود پر نہیں آسکا۔

البتہ آپ کے کلام میں سے چند قصائد، نعتیں اور غزلیں ہماری نظر سے گزری ہیں 'قصائد' حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ سکندر قادری قدس سرہٗ کی مدح میں کہے ہیں۔ قصائد میں وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جو ہونی چاہئیں۔ قصائد میں جوشِ عقیدت نمایاں ہے۔ لیکن اعتدال کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور زمین و آسمان کے قلابے نہیں ملائے ہیں۔

ایک قصیدہ جو حضرت غوث پاکؒ کی تعریف میں لکھا ہے۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اے زمہر وماہ نیک اختر چو آزاد آمدی
مہر عجمی، ماہ عربی، بدر بغداد آمدی

مہر و ماہ در بار گاہت روز و شب استادہ اند
جو ر دوز رخ شد بساطِ چرخ راداد آمدی

شعلۂ نورت سراسر در دوم عالم گرفت
بہر تاریکی چراغ سخت بنیاد آمدی

از طلوع آخرت ہر مدعی پست اوفتاد
چونکہ نور روشن مثال نون والصاد آمدی

خانۂ برنہ فلک افروخت از لمعات تو
بہر دفع تیرگی نورِ خدا داد آمدی

از طفیلت ہر مریضے تندرستی یافتہ
ہیچ کس غمگین نہ ماندہ چوں تو دلشاد آمدی

از برائے جن وانس وہر کہ باشد خاص وعام
مُرشدِ کامل مکمل اہل ارشاد آمدی

یہ سارا قصیدہ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے، کہ عروض و قوافی اور مضمون پر آپ کو کس قدر گرفت حاصل ہے آمدی۔ ایسے ردیف میں مفہوم کو بدل کر کس انداز سے ادا کیا، اور پھر خوبی یہ ہے کہ مطلب میں سرمو فرق نہیں کیا۔

Marfat.com

ایک قصیدہ جو حضرت شاہ سکندر کیتھلی قدس سرہٗ کی تعریف میں ہے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

محرم سرِ ماست عبد اللہ | خوش فقیرِ خدا است عبداللہ
چند روزی بخدمتش بودم | یک دو مہ شد جدا است عبداللہ
ہر سحر از نسیم می پرسم | خبرم دہ کجا است عبداللہ
صابرو شاکر است در ہمہ حال | راضی اندر قضا ست عبداللہ
در شریعتِ محمدی حبیب اوست | ذاکر کبریا ست عبداللہ
من با او دوستی ازاں دارم | طالبِ پیرِ ماست عبداللہ
درجہاں آمدہ طریق شریف | درزماں باوفاست عبداللہ
اے صبا ایں غزل ببر سویش | ہر کجای کہ جاست عبداللہ
طالبِ دوست فارغ از عقبےٰ | ہمچو موسےٰ گدا است عبداللہ

غزلیات میں آپ حافظؔ اور نظیریؔ کے پیروکار ہیں۔ اور موسیٰ تخلص فرماتے ہیں۔ آپ نے حافظ اور نظیری کی زمینوں پر بے شمار غزلیں کہی ہیں۔ ایک غزل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

عاشقاں مذہب جدا دارند | روز و شب در پئے کار اند۔
گاہ در قُرب و گاہ دور اند | گاہ در نور گاہ در نار اند
گاہ در گریہ گاہ در خندہ | گاہ دیوانہ گاہ ہوشیار اند
بوالعجب مذہب است مذہب عشق | ناظراں خویش در و بکار اند
عاشقانِ جملہ مذہب را | جز یکی نزد خویش شمار اند
کفر و اسلام دین و دُنیا را | مختلف دیدہ متفق یار اند

باش موسیٰ کلام اندک کن
قائل ایں حدیث بسیار اند

اس ایک غزل سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے، کہ غزل گوئی میں حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارمؒ دیگر صوفی شعراء کے ہم پلہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے آپ حافظ، امیر خسرو، حسن اور ابوسعید ابوالخیر کی صف میں جگہ پاتے ہیں۔ کیفیاتِ عشق، معاملہ بندی اور تغزل کلام میں سے کونسی چیز ہے۔ جو اس غزل میں موجود نہیں۔ یہاں ہمیں آپ کی شاعری پر محاکمہ اور تبصرہ منظور نہیں، یہ کام تو کوئی وہ صاحب انجام دیں گے۔ جو آپ کے کلام کو اکٹھا کریں، اور پھر اسے اہل علم کے سامنے پیش کریں۔ نامعلوم ابھی اس بحر میں کیا کیا لولوے لالہ موجود ہیں۔ اور اس بحر کی تہہ سے کیا کیا اُچھلتا ہے!!

Marfat.com

حضرت شاہ موسیٰ ابوالمکارم رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین

(١) حضرت دیوان شاہ فیضل رحمۃ اللہ علیہ

(٢) حضرت دیوان شاہ قنبر رحمۃ اللہ علیہ

(٣) حضرت دیوان شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ

(٤) حضرت دیوان سید شاہ کالو رحمۃ اللہ علیہ

(٥) حضرت دیوان سید محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

(٦) حضرت دیوان سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(٧) حضرت دیوان مرتضیٰ شاہ جیون رحمۃ اللہ علیہ

(٨) حضرت دیوان شاہ میراں یمن رحمۃ اللہ علیہ

(٩) حضرت دیوان سید حسام الدین سوندھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(١٠) حضرت دیوان سید ابو بلند شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(١١) حضرت دیوان سید شاہ چمن جہاز رحمۃ اللہ علیہ

(١٢) حضرت دیوان سید غلام دستگیر شاہ صاحب مدظلہ العالی

Marfat.com

شجرۂ طریقت

۱۔ سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
۳۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ
۴۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
۵۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ
۶۔ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ
۷۔ حضرت امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ
۸۔ حضرت امام کاظم رضی اللہ تعالیٰ
۹۔ حضرت موسیٰ رضا رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳۔ حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴۔ حضرت ابو یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
۱۵۔ حضرت ابوالفضل رحمۃ اللہ علیہ
۱۶۔ حضرت ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
۱۷۔ حضرت ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۱۹۔ حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
۲۰۔ حضرت سید شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ
۲۱۔ حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ
۲۲۔ حضرت بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ
۲۳۔ حضرت شاہ عقیل رحمۃ اللہ علیہ
۲۴۔ حضرت شاہ شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ
۲۵۔ حضرت شاہ گدا رحمٰن باخدا رحمۃ اللہ علیہ
۲۶۔ حضرت شاہ شمس الدین عارف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۷۔ حضرت شاہ گدا رحمٰن ثانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۸۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ
۲۹۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ
۳۰۔ حضرت ابوالمکارم شاہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

Marfat.com

دیگر مطبوعات

۱۔ الکمال		پروفیسر سیّد خورشید حسین بخاری
۲۔ تذکرہ شاہ سکندر کیتھلیؒ		= = = =
۳۔ بزرگانِ کیتھل	(زیرِ طبع)	= = = =
۴۔ دیوانِ سیّد	مُرتبّہ	= = = =
۵۔ دیوان شاہ مُوسیٰ ابوالمکارم		= = = =
۶۔ دربار قادری		سیّد محمود علی مائل کرنالی
۷۔ مردِ خدا		آنسہ بلقیس چیمہ
۸۔ شاہ مُوسیٰ ابوالمکارم	(تذکرہ)	= = = =
۹۔ مجدّدین سِلسلہ قادریہ	(زیرِ طبع)	سیّد محمودالحسن گیلانی

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ غوثیہ۔ شاہ علی احمد روڈ۔ ڈیرہ غازیخاں

۲۔ مکتبہ درویش۔ عبدالکریم روڈ۔ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

۳۔ مکتبہ غوثیہ۔ قبولہ شریف (ضلع ساہیوال)

الپائن پرنٹنگ پریس بہاولنگر۔ فون: 71411

Marfat.com

دیگر مطبوعات

۱۔ الکمال	پروفیسر سیّد خورشید حسین بخاری
۲۔ تذکرہ شاہ سکندر کیتھلیؒ	= = = =
۳۔ بزرگانِ کیتھل (زیرِ طبع)	= = = =
۴۔ دیوان سیّد مُرتبّہ	= = = =
۵۔ دیوان شاہ مُوسیٰ ابوالمکارم	= = = =
۶۔ دَربار قادری	سیّد محمود علی مائل کرنالی
۷۔ مردِ خدا	آنسہ بلقیس چیمہ
۸۔ شاہ مُوسیٰ ابوالمِکارم (تذکرہ)	= = = =
۹۔ مجدّدین سِلسلہ قادریہ (زیرِ طبع)	سیّد محمُود الحسن گیلانی

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ غوثیہ۔ شاہ علی احمد روڈ۔ ڈیرہ غازیخاں

۲۔ مکتبہ درویش۔ عبدالکریم روڈ۔ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

۳۔ مکتبہ غوثیہ۔ قبولہ شریف (ضلع ساہیوال)

الپائن پرنٹنگ پریس بہاولنگر۔ فون: 71411

Marfat.com